Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

خطبہ نمبر

روزنامہ

# المصلح

اتوار

۳۰ شوال سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر:- عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۲ وفا ھ ۱۳۳۲ ش ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۸۸


## ولندیزی نیوگنی کو انڈونیشیا کے حوالے کرنے کے متعلق عنقریب گفتگو شروع ہو جائیگی

کراچی ۱۱ جولائی۔ ہیگ میں انڈونیشیا کے نامزد ہائی کمشنر نے کہا ہے۔ کہ عنقریب ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان ولندیزی نیوگنی پر انڈونیشیا کا اقتدار قائم کرنے کے متعلق بات چیت شروع ہو جائیگی۔ انہوں نے کہا۔ کہ انڈونیشیا ولندیزی نیوگنی پر سے اپنا دعویٰ کسی صورت میں ترک نہیں کرے گا۔ نامزد ہائی کمشنر نے یہ بات کراچی کے ہوائی اڈہ پر کہی۔ آپ اپنے عہدہ کا چارج لینے کے لئے انڈونیشیا سے ہالینڈ جا رہے تھے۔

## سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۹ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت نسبتاً پہلے سے اچھی ہے نزلہ اور ہلکی سی حرارت ابھی باقی ہے۔ سردرد کو پہلے سے آرام ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں۔

# صدر سنگمن ریہی نے عارضی صلح کے معاہدہ کی مخالفت نہ کرنیکا فیصلہ کر لیا

سیئول ۱۱ جولائی۔ جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری نے یہ بات منظور کرلی ہے کہ کوریا میں عارضی صلح اور امن کے قیام کو کامیاب بنانے کے لئے معاہدہ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے صدر آئزن ہاور مسٹر رابرٹسن کو بتایا ہے کہ جنوبی کوریا کی فوج عارضی صلح کے معاہدہ پر دستخط ہونے کے بعد اس کی خلاف ورزی نہیں کریگی۔ صدر ری نے کہا ہے کہ میں نے مسٹر رابرٹسن سے کوریا کے مسئلہ پر گفتگو ختم کرلی ہے۔ لیکن اس بارہ میں آخری فیصلہ کرنا حکومت امریکہ کا کام ہے۔

...... آج ان زانس پریس نے خبر دی ہے کہ خاتمہ کی وجہ یہ ہے کہ جنوبی کوریا نے امریکہ سے یہ منوا لیا ہے کہ حکومت امریکہ جنوبی کوریا کے ساتھ سلامتی کا ایک معاہدہ کریگی۔ اور دوسرے یہ کہ کوریا سے اقوام متحدہ کی فوجیں چین کی فوجیں نکلنے سے پہلے نہیں ہٹائی جائیں گی۔ اس کے بدلہ میں جنوبی کوریا نے اپنا یہ مطالبہ واپس لے لیا ہے۔ کہ صلح کے سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد سیاسی کانفرنس میں اگر کوریا کے اتحاد کی بات چیت ناکام ہو جائے تو فوج کی مدد سے یہ منصوبہ مکمل کیا جائے گا۔ ادھر پن من جوم میں طرفین کے درمیان عارضی صلح کے متعلق جو بات چیت ہو رہی تھی وہ مکمل ہو گئی ہے۔ اور دونوں وفد دستخط کیلئے تیاری کر رہے ہیں۔ آج دونوں وفود کی دو بار بات چیت ہوئی۔ پہلی ۲۷ اور دوسری ۲۳ منٹ تک یہ بات چیت کل کے لئے ملتوی ہو گئی۔

## امریکی سینیٹ کی تحقیقاتی کمیٹی سے ڈیموکریٹ ممبروں کا استعفیٰ

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ واشنگٹن سے خبر ملی ہے۔ کہ امریکی سینیٹ کی تحقیقاتی سب کمیٹی سے ڈیموکریٹک ممبروں نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مسٹر جوزف میکارتھی کو جنہیں کمیٹی کے عملہ پر مکمل اختیارات دیئے گئے ہیں۔ یہ استعفیٰ اس کے خلاف احتجاج کے طور پر دیا گیا ہے۔ ادھر مسٹر جوزف میکارتھی نے محکمہ خارجہ کو کہا ہے کہ سابق وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن کے داماد مسٹر بنڈی کو پاسپورٹ نہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر بنڈی امریکہ سے باہر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن ابھی تک یہ فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ انہیں سینیٹ کی تحقیقاتی سب کمیٹی کے روبرو شہادت کے لئے بلایا جائے یا نہیں۔

## مجلس احرار کے متعلق مولوی احتشام الحق کا بیان

کراچی ۱۰ جولائی: مولوی احتشام الحق نے اپنے ایک بیان میں یہ بات تسلیم کی ہے کہ:۔

مجلس احرار نے اب تک مذہب کے ذریعے اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور حال کی تحریک بھی اس سے مبرا نہیں ہے انہوں نے کہا۔ میں نے ہمیشہ مجلس احرار کو پاکستان کے مفاد کے خلاف سمجھا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں نے احرار سے کوئی اشتراک عمل نہیں کیا۔ بلکہ میں نے اس مجلس عمل سے تعاون کیا تھا جس میں تمام پارٹی کے نمائندے شامل تھے (جنگ)

## وزیراعظم کی ڈھاکہ میں مصروفیات

ڈھاکہ ۱۱ جولائی۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے کل ڈھاکہ پہنچنے کے بعد تیسرے پہر وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین اور کابینہ کے دوسرے اراکین سے گفتگو کی۔ مشرقی پاکستان میں ہندوستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر بی کے اچاریہ بھی وزیراعظم سے ملے۔ وزیراعظم آج ڈھاکہ کے نواحی علاقوں میں بعض صنعتی مراکز کا معائنہ کریں گے۔ وہ مشرقی بنگال کی مجلس قانون ساز کے اراکین سے بھی ملاقات کریں گے۔

## اس سال مشرقی پاکستان میں ۵۹ فیصدی کم رقبہ میں پٹ سن کی کاشت کی گئی

ڈھاکہ ۱۱ جولائی۔ مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی فصل کی پہلی پیشگوئی میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس سال پچھلے سال کے مقابلہ میں زیر کاشت رقبہ میں ۵۹ فی صدی کی کمی ہوئی ہے۔ اس سال ۱۰.۴ لاکھ ایکڑ رقبہ میں پٹ سن کی کاشت کی گئی ہے۔ اس میں تیس ہزار تین سو نوے ایکڑ وہ زمین بھی شامل ہے۔ جس میں بغیر لائسنس کے پٹ سن بوئی گئی ہے۔

## جیکب ملک واپس لندن پہنچ گئے

لندن ۱۱ جولائی۔ برطانیہ میں روس کے سفیر مسٹر جیکب ملک ماسکو کے مختصر سے دورہ کے بعد کل رات غیر متوقع طور پر واپس لندن پہنچ گئے۔ انہوں نے وزیر داخلہ مسٹر بیریا کی برطرفی کے متعلق کچھ کہنے سے انکار کر دیا۔

## پاکستان کے توجہ دلانے پر ہندوستان میں متروکہ جائداد کی فروخت رک دی گئی

لاہور ۱۱ جولائی۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین و آبادکاری مسٹر شعیب قریشی نے جو آجکل لاہور میں ہیں بتایا کہ ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ ایک ایک مہاجر کو جلد از جلد آباد کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کے بعض حصوں میں مہاجرین کی متروکہ جائداد کو فروخت کرنے کے احکامات جاری کر دیئے گئے تھے۔ لیکن جب حکومت پاکستان نے حکومت ہندوستان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔ تو ان جائداد کی فروخت روک دی گئی۔ مغویہ عورتوں کے متعلق آپ نے کہا جب تک ایک ایک مغویہ عورت اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں تک واپس نہیں کر دیا جاتا مغویہ عورتوں کی بازیابی ...

واشنگٹن ۱۱ جولائی صدر آئزن ہاور نے مشرقی جرمنی میں خوراک کی قلت دور کرنے کیلئے ڈیڑھ کروڑ ڈالر کی امداد دینے کا اعلان کیا

## واشنگٹن میں وزراء خارجہ کی کانفرنس
### مسٹر بیریا کی برطرفی پر تبادلہ خیالات

واشنگٹن ۱۱ جولائی کل واشنگٹن میں تین بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی بات چیت شروع ہو گئی۔ پہلا اجلاس ۳ گھنٹے تک ہوا۔ روس کے وزیر داخلہ مسٹر بیریا کی برطرفی وزرائے خارجہ کے درمیان خاص طور پر موضوع بحث رہا۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا کہ روس میں جو تازہ واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ ان سے ہمیں خاص طور پر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو بیدو نے اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ بین الاقوامی صورت حال مسلسل بدلتی جا رہی ہے۔ اور ہمیں اس صورت حال کا کڑی نظر سے جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔

## ہمالیہ کی ایک اور چوٹی سر کرلی گئی

کھٹمنڈو ۱۱ جولائی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایتھل رابرٹس کی سرکردگی میں نیوزی لینڈ کی ایک کوہ پیما جماعت نے ہمالیہ کے سلسلہ میں سرنگی ہمل کی ایک ۲۲۵۴۴ فٹ اونچی چوٹی کو سر کر لیا۔ خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جماعت کے چار ممبر اس مہینے کے آخر میں نیپال کے دارالحکومت میں واپس پہنچ جائیں گے

## عارضی صلح کے معاہدہ پر دستخط ہوتے ہی جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے گا

نیویارک ۱۱ جولائی: اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اعلان کیا ہے کہ کوریا میں عارضی صلح کے سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کیا جائے گا۔ وزیراعظم ہندوستان پنڈت نہرو نے جنرل اسمبلی کی صدر کو ایک ہمراسلہ بھیجا ہے جس میں کوریا کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جلد از جلد جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔


عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس ٹرس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۵۳ء

# اپنی ضروریات خود پوری کریں

پاکستان کے وزیر صنعت و زراعت خان عبدالقیوم خان نے پرسوں لاہور میں اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں اعلان کیا کہ "ملک میں بڑے بڑے صنعتی کارخانے قائم کیے جا رہے ہیں، اور یہاں زرعی معیشت کی جگہ صنعتی معیشت کے امکانات بڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ملکی امداد کے سہارے نہ بیٹھے رہیں۔ بلکہ اپنے زور بازو سے اپنی ضروریات پوری کریں۔"

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پاکستان ایک خالص زرعی ملک ہے۔ اور زراعت کے سہارے پر ہی زندہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ بات آج تک کسی حد تک صحیح چلی آئی ہے۔ اور گندم اور چاولوں کے علاوہ جو محض اس کی غذائی کفایت کر سکتے تھے ہمیں پٹ سن اور کپاس وہ ایسی زرعی نقدی آور پیداوار ہیں جو وہ دوسرے ممالک کو بھی مہیا کرتا ہے۔ اور ان کے عوض زیادہ تر صنعتی اشیاء درآمد کرتا ہے۔

اگر ہم پٹ سن اور کپاس بجائے دوسرے ممالک کو خام صورت میں مہیا کرنے کے ان سے صنعتی مال تیار کرنا شروع کر دیں تو نہ صرف یہ کہ ہم صنعتی اشیاء اپنے ملک کی ضروریات کے لئے تیار کر سکتے ہیں۔ بلکہ بہت زیادہ قیمت پر دوسرے پسماندہ ممالک کو بھی مہیا کر سکتے ہیں، اور اس طرح موجودہ صورت سے بہت زیادہ نقدی حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ہماری ایسی ضروریات کے لئے کفیل ہو سکتی ہے۔ جن پر ہمیں نقد قیمت دے کر دوسروں سے بعض ایسی اشیاء مجبوراً خریدنا پڑتی ہیں۔ جو ہمارے ملک میں فی الحال تیار نہیں ہو سکتیں

پھر اگر ہم سوائے ایسی چیزوں کے جو ہمارے ملک میں خام مال کی کمی سے پیدا ہونی فی الحال ناممکن ہیں بہت سی صنعتی اشیاء ایسی ہیں کہ انہیں اگر اپنے ملک میں تیار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، اور اس طرح ملک کا بہت سا نقد سرمایہ بچا سکتے ہیں۔

خان عبدالقیوم خان نے یہ درست فرمایا ہے کہ ہمیں غیر ملکی امداد کے سہارے نہیں بیٹھ رہنا چاہیئے، حقیقت یہ ہے کہ کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک عوام میں قربانی کا مادہ نہ ہو۔ اگر کچھ عرصہ ہم غیر ضروری تعیش کے بغیر سامان کے بغیر گزر کرنے کی عادت ڈال لیں۔ تو ہم اس طرح بھی ملک کا بہت سا نقد سرمایہ جو ان اشیاء کی دوسرے ملکوں سے خرید پر صرف ہوتا ہے۔ بچا سکتے ہیں حکومت کو قرضہ کی صورت میں دیکر اسے ملکی اصلاحی سکیموں کی تکمیل پر صرف کر سکتے ہیں، اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سادہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالیں، اور ذرا ذرا سے آرام کے لئے غیر ملکی صنعتی اشیاء خریدنے پر آمادہ نہ ہو جائیں ؛

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ملک میں ابھی ویسا اچھا سامان تیار نہیں ہوتا جیسا کہ بعض دوسرے خالص صنعتی ممالک میں ہوتا ہے۔ اور ابھی ویسا اچھا مال تیار کرنے کے لئے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن اگر ہم سادہ زندگی کو اپنا شعار بنا لیں۔ اور اپنے ملک کی اشیاء پر صبر کرنا سیکھ لیں، تو ہمیں یقین ہے کہ چند ہی سالوں میں خود ہمارے ملک میں بھی یہ اشیاء اچھی سے اچھی تیار ہونے لگیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہمارے اپنے ملک کی اشیاء کی طلب بڑھ جائے گی، تو لوگ اندرونی مقابلہ کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھا سامان بنانے لگیں گے۔ اور زیادہ سے زیادہ لوگ صنعت و حرفت کی طرف راغب ہوں گے۔ اور اس طرح نہ صرف ملک کی دولت ملک کے اندر رہے گی، بلکہ بے کاری کا بھی بڑی حد تک سدباب ہو جائے گا ؛

آج کوئی ملک صرف زرعی پیداوار کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتا۔ خواہ زرعی پیداوار کتنی ہی فاضلہ کیوں نہ ہو۔ کیونکہ فاضلہ خام زرعی پیداوار جتنی نقدی ملک میں لاتی ہے، اس سے کئی گنا زیادہ اس زرعی پیداوار کی صنعتی اشیاء کی خرید کی وجہ سے ملک سے باہر لے جاتی ہے۔ جن ملکوں میں خام مال پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ ملک خود ہی اسکو ایسی صورت میں ڈھالنے کا اہتمام بھی کرتے ہیں کہ استعمال کرنے والے براہ راست اسی ملک سے حاصل کریں۔ تو ایک تو تیار شدہ مال کے لئے خود انہیں کئی گنا قیمت واپس نہیں کرنا پڑتی اور دوسرے ممالک سے بھی نقدی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی ایک سادہ سی مثال ہالینڈ، بلجیم اور آسٹریلیا کی دودھ اور گوشت کی صنعتوں میں ملتی ہے۔ یہ ممالک تمام دنیا کو مکھن۔ دودھ اور گوشت مہیا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بہت سا صنعتی کام بھی وہاں بڑھ گیا ہے۔ ان اشیاء کو ٹینوں میں ایسی صورت میں بھرنا کہ کچھ مدت تازہ بتازہ رہ سکیں ایک بھاری صنعت ہے۔ جس سے اربوں روپیہ یہ ممالک کماتے ہیں، اور روز بروز امیر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر وہ ان صنعتوں میں ترقی نہ کرتے۔ تو آج ان کی حالت بھی ہمارے جیسی ہوتی۔ اگر وہ ہماری طرح کہتے کہ گندم اور دودھ ہمارے پاس ہے ہمیں اور کس چیز کی ضرورت ہے۔ تو آج وہ بھی ہماری طرح مفلس اور محتاج ہوتے

اپنے خام مال سے اگر چاہیں تو ہم بھی آسٹریلیا وغیرہ ممالک کی طرح کام لے سکتے ہیں۔ پٹ سن اور کپاس کے علاوہ بھی بہت سا دوسری قسم کا خام اور نقدی آور مال ہے جس کو ہم صنعتی صورت میں ڈھالکر دس بیس گنا زیادہ بیرونی نقدی حاصل کر سکتے ہیں مثلاً چمڑے کو لے لیجئے۔ اگر ہم زیادہ نہ کریں، صرف مختلف قسم کا چمڑہ کمانے کے کارخانے ہی کھول لیں۔ تو اس سے بھی ملک کو بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ اور ملک کی دولت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ بہرحال ہمیں اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ اور خان عبدالقیوم خان کی اس بات کو حرز جاں بنا لینا چاہیئے کہ

"ہم غیر ملکی سہارے پر نہ بیٹھے رہیں بلکہ اپنے زور بازو سے اپنی ضروریات پوری کریں۔"

# ملکی مصائب کا علاج — دعا اور ہمدردی

آجکل ہمارا ملک پاکستان جن گوناگوں مصائب سے دوچار ہے۔ وہ ایک ہی خواہ ملک اور انسانی ہمدردی رکھنے والے انسان کے لئے حد درجہ تشویشناک ہیں، خارجی تنازعات داخلی انتشار اور پھر غذائی قحط اور گرانی تو پہلے ہی اپنے بھیانک نتائج دکھا چکے ہیں اور ابھی تک ان کا تسلسل اور اثر قائم ہے۔ لیکن اب ملک کے اکثر حصوں میں بلا کی گرمی اور اس کے نتیجہ میں مختلف امراض جو وبائی صورت اختیار کر کے ہمہ گیر ہوتے جا رہے ہیں اس کے علاوہ ہے اخباری خبروں کے مطابق صرف پنجاب کے بالائی حصوں میں ہی سینکڑوں جاندار گرمی سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور اسی طرح ملک کے دوسرے حصوں میں بھی غیر معمولی گرمی کی وجہ سے کثیر تعداد میں جانی نقصانات ہوئے ہیں، اور ہو رہے ہیں۔ اور مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ ابھی یہ چیز ختم بھی نہیں ہوئی، کہ ملک کے قریباً تمام حصوں میں سیلاب آنے شروع ہو گئے ہیں چار یا پانچ دن قبل ہی مشرقی پاکستان کے دریاؤں میں طوفان آجانے سے دو لاکھ سے زائد انسانوں کو بے گھر ہونا پڑا۔ اور اب بھی خطرہ باقی ہے۔ اسی طرح سرحد پنجاب اور سندھ کے علاقوں میں بھی بعض جگہوں پر تو سیلابوں اور بارشوں کی وجہ سے سخت جانی اور مالی نقصانات ہو رہے ہیں۔ اور ابھی مزید اندیشہ ہے کہ بارشوں کی وجہ سے دریاؤں کی سطحیں بلند ہو کر دوسرے محفوظ علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے لیں۔ بالائی سندھ میں گزشتہ تین دنوں سے خطرناک بارش کا سلسلہ شروع ہے۔ جس کے نتیجہ میں کئی شہروں میں مکانات منہدم ہو رہے ہیں۔ مالی و جانی نقصان ہو رہا ہے۔ اور مواصلات کے ذرائع منقطع ہو رہے ہیں۔ صرف سکھر شہر کے متعلق اطلاع ہے کہ وہاں بارش سے چار سو سے زائد مکانات گر چکے ہیں۔

یہ تمام تر مصائب پاکستان کے کسی ایک علاقہ سے مختص نہیں۔ بلکہ قریباً قریباً ملک کا ہر حصہ ان کی زد میں ہے۔ اور ہر شخص پر کسی نہ کسی رنگ میں ان کا اثر پڑ رہا ہے ؛

ان مصائب میں سے بعض تو بے شک ایسے ہیں۔ کہ جن کا علاج انسانی دسترس سے باہر نہیں۔ بلکہ بعض تو خود اپنے پیدا کردہ ہیں، اور اب ان کے ازالے کے لئے حکومت اور ذمہ دار افراد ملکر کوشش کر رہے ہیں۔ اور مادی اور ظاہری ذرائع سے کام لے کر ان کی شدت کو گھٹا رہے ہیں، اور انہیں ختم کر رہے ہیں، لیکن بعض مصائب اس سے ذرا مختلف نوعیت کے ہیں۔ یعنے ان کا ازالہ انسانی قدرت سے باہر ہے اور باوجود ہزار ہا دانائیوں اور لاکھ مادی تدبیروں کے انسان کو بہرحال ان کے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ اور اس کی کوئی مادی اور ظاہری کوشش اس کو ان سے متاثر ہونے سے محفوظ نہیں رکھ سکتی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

# خطبہ جمعہ

## مذہب کی اصل غرض اعمال کی اصلاح ہے اور یہ اصلاح کوشش اور محنت کے بغیر کبھی نہیں ہو سکتی

## اپنے اعمال میں ایسی اصلاح کرو کہ دیکھنے والا یہ کہنے پر مجبور ہو جائے کہ ان کے اور دوسروں کے ایمان میں نمایاں فرق ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ جون ۱۹۵۳ء - بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں گذشتہ کئی ہفتوں سے ربوہ کے لوگوں کو خصوصاً اور تمام احمدیہ جماعت کو عموماً اس طرف

### توجہ دلا رہا ہوں

کہ مذہب کی آخر کوئی غرض ہوتی ہے۔ مذہب اصلاح نفس کے لئے آتا ہے۔ عقائد پر بے وقوف لوگ زیادہ لڑتے ہیں حالانکہ عقائد کا مان لینا کوئی خرچ نہیں چاہتا۔ لوگ بڑی سے بڑی بات مان لیتے ہیں۔ اور بڑی سے بڑی بات کا انکار کر دیتے ہیں مگر اس پر ان کا کوئی خرچ نہیں آتا۔ ایسے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو ذرا سے اشتعال دلانے پر کہہ دیتے ہیں ہم نہیں جانتے خدا تعالیٰ کیا چیز ہے۔ ہم نہیں جانتے رسول کیا چیز ہے۔ ہم نہیں جانتے قرآن کریم کیا چیز ہے۔ پھر وہ لوگ بھی موجود ہیں جو معمولی سا لالچ دلانے پر اپنا مذہب تبدیل کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں میرے پاس اس قسم کے اکثر خطوط آتے رہتے ہیں۔ کہ احمدیت بڑی اچھی چیز ہے میں اس پر ایمان لا چکا ہوں۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے ساتھ کھانا پینا بھی لگایا ہوا ہے۔ اگر میں احمدی ہو جاؤں تو آپ کیا دیں گے۔ ایسا شخص دوسروں کے ورغلانے سے یا اپنے باطنی گند کی وجہ سے یہ خیال کر لیتا ہے کہ اگر مجھے کچھ پیسے مل جائیں۔ تو میں اپنا مذہب بدل لوں پس دنیا میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کے لئے بعض بڑی بڑی چیزیں چھوڑ دی جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض بڑی بڑی چیزیں کسی قربانی کے بغیر لوگ قبول کر لیتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی ہستی کو لے لو۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کتنی بڑی ہے لیکن اگر ہم سوچیں کہ خدا ہے یا خدا ایک ہے تو اس میں ہاتھ ہلانے۔ زبان ہلانے یا روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی یونہی دل میں خیال آیا اور مان لیا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں پانی پینے کے لئے کتنی حرکت کرنی پڑتی ہے۔ اگر کسی شخص نے پانی پینا ہو اور اسکے پاس اس کا کوئی نوکر یا رشتہ دار موجود نہیں۔ تو اسے کوزہ پانی کا ہاتھ میں پکڑنا پڑتا ہے۔ پھر کھڑا ہو کر اسے اٹھانا پڑتا ہے۔ پھر مٹکے سے بھرنا پڑتا ہے۔ پھر پانی ہونٹوں تک اٹھا کر لے جانا پڑتا ہے پھر اسے ہونٹوں سے لگانا پڑتا ہے۔ پھر ہونٹوں میں کشش پیدا کرنی پڑتی ہے۔ تاکہ وہ پانی کو منہ کے اندر لے جائیں۔ پھر گلے میں حرکت پیدا کرنی پڑتی ہے۔ کہ وہ پانی کو معدہ میں لے جائے۔ اتنی کوشش کے بعد ہم ایک کوزہ پانی پیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کو خالق و مالک ماننے میں ہمیں اس کا ہزارواں حصہ بھی حرکت نہیں کرنی پڑتی۔ پس

### عقائد کا ماننا

اور انہیں چھوڑنا کوئی کوشش اور محنت نہیں چاہتا۔ وہ لوگ بے وقوف ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے بعض عقائد کو مان لیا ہے۔ ہمیں عمل کی ضرورت نہیں۔ عقائد سے بڑی چیز بھی دنیا میں کوئی نہیں۔ لیکن ماننے کے لحاظ سے ان سے چھوٹی چیز بھی دنیا میں کوئی نہیں۔ کیونکہ ان کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی بے شک جو لوگ ان عقائد کو نہیں مانتے۔ ان تک پہنچنے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن یہ ساری کوششیں محض اس لئے ہوتی ہیں۔ کہ انسان صداقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اگر انسان صداقت کو ماننے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو اس کے لئے کسی مبلغ اور سمجھانے والے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود ہی صداقت پر ایمان لا سکتا ہے لیکن

### عمل کا حصہ

چاہے کتنا چھوٹا ہو اس کے لئے کوشش اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ دوسرے شخص سے مدد بھی لینی پڑتی ہے۔ مثلاً ایک شخص بیمار ہے تو اسے ایک کوزہ پانی کے لئے بھی دوسرے شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ یا اگر وہ پیشاب اور پاخانہ کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ چلکر دوسری جگہ نہیں جا سکتا۔ تو اسے پیشاب اور پاخانہ کرنے کے لئے ایک یا دو آدمیوں کے سہارے کی ضرورت ہوگی۔ لیکن خدا کو ایک ماننے کے لئے کسی سہارے اور قربانی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دنیا کو جو چیز نظر آتی ہے وہ تمہارے اعمال ہیں۔ اگر تم میں دیانت نہیں پائی جاتی کسی کی چیز کو واپس دینے میں تم بہانے بناتے ہو۔ کسی کو سودا دینے لگتے ہو۔ تو کم تول کر دیتے ہو۔ تو تمہیں ہر شخص دیکھتا ہے اور تمہارے متعلق فیصلہ کرتا ہے کہ تمہارے اندرونے کی کیا حالت ہے۔ دنیا کے لئے تم کس حد تک مفید ہو یا مضر ہو آخر

### دو ہی صورتیں ہیں

کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سارا جھگڑا پیٹ کا ہے۔ اگر روٹی مل جائے تو سب کچھ ہے مثلاً کمیونسٹ ہیں انہوں نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ہماری اصل غرض پیٹ کا بھرنا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ خدا ہے نبی ہے یا کوئی کتاب ہے۔ ان کے نزدیک عقائد خوبصورت نظریات کے سوا اور کچھ نہیں ان کے نزدیک یہ سب فضول باتیں ہیں وہ محنت کر کے دو پیسے کما لیتے ہیں اور پیٹ بھر لیتے ہیں۔ یہی ان کی سب سے بڑی غرض ہے۔ دوسرے لوگ جو مذہب کو حقیقت دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ہے۔ تو ہمیں اس نے کیا دیا ہے۔ بے شک ہمیں

### خدا تعالیٰ کی ہستی

کی ضرورت ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ موجود ہے۔ تو اس نے ہمیں کیا فائدہ پہونچایا ہے ہم نے دوسروں سے لڑائیاں کیں۔ چند عقائد بنا لئے۔ اور دوسروں سے جھگڑے مول لئے لیکن اس کا فائدہ کچھ بھی نہ ہوا۔ وہی دھوکہ بازی لڑائیاں بغض۔ کینے مار دھاڑ۔ فریب اور فساد دنیا میں موجود ہیں۔ پھر ہمیں خدا تعالیٰ کا کیا فائدہ۔ اگر خدا ہوتا تو ہماری ان باتوں کا کوئی نتیجہ نکلتا۔ ٹھنڈے پانی کے قطرے سے جسم ٹھٹھر جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ اگر کسی کو کھوٹا پیسہ بھی مل جائے۔ تو وہ اس سے بھی ایک چھٹانک چنے خرید لیتا ہے۔ لیکن خدا پر ایمان لانے سے اتنا فائدہ بھی لوگوں کو حاصل نہیں ہوتا۔

### حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

ایک شخص تھا اس کے دماغ میں کوئی نقص پیدا ہو گیا تھا۔ انسان جس قوم سے تعلق رکھتا ہو اگر وہ پاگل ہو جائے۔ تو وہ اسی قوم کی باتوں کی سی باتیں سوچتا ہے۔ مثلاً جس قوم میں الہام پر زور ہو اس کا فرد پاگل ہونے پر الہامی باتیں ہی سوچتا ہے۔ احمدیہ جماعت میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ جس کسی کا دماغ خراب ہو جاتا ہے وہ نبی اور ولی بن جاتا ہے۔ ہمارے مدرسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے زمانہ میں ایک چپڑاسی تھا جس کا نام محمد بخش تھا۔ اس کے دماغ میں نقص پیدا ہوا تو اس نے کہنا شروع کر دیا کہ

مجھے الہام ہوتا ہے۔ اس نے سکول کے لڑکوں سے کہا۔ کہ مجھے مان لو۔ لڑکوں نے جواب دیا۔ کہ ہم تمہیں کیوں مان لیں۔ وہ کہنے لگا تم نے

## مرزا صاحب کو بھی مانا ہے

مجھے بھی مان لو۔ بعض لڑکوں نے کہا۔ ہم نے مرزا صاحب کو اس لئے مانا ہے۔ کہ آپ کے بعض نشانات دیکھے ہیں۔ اس نے کہا میرے پاس بھی نشانات ہیں بڑے بارے خیال نہیں سمجھتے۔ ایک لڑکے نے کہا۔ مرزا صاحب انگریزی نہیں جانتے۔ لیکن آپ کو انگریزی میں الہامات ہوتے ہیں۔ اس نے کہا مجھے بھی انگریزی میں الہام ہوتے ہیں۔ حالانکہ میں انگریزی نہیں جانتا۔ لڑکوں نے کہا۔ اچھا کوئی الہام سناؤ۔ اس پر اس نے کہا۔ مجھے الہام ہوا ہے آئی وٹ وٹ (I what what) اس نے آئی (I) اور وٹ (What) کے الفاظ سنے تھے۔ لیکن اسے یہ پتہ نہیں تھا۔ کہ ان الفاظ کے معنے کیا ہیں۔ لڑکوں نے اس کا نام ہی آئی وٹ وٹ رکھ دیا۔ پس قدرتی طور پر ہر ایک شخص یہ سوچتا ہے۔ کہ

## اگر ہمیں خدا ملا ہے

تو ہمیں کیا فائدہ پہنچا ہے۔ وہ شخص پاگل تھا۔ اس نے کہا۔ مجھے خدا مل گیا ہے۔ لیکن ایک بچے کو بھی اتنی عقل ہوتی ہے۔ کہ اگر خدا ملے تو اس سے کچھ فائدہ ہونا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک احمدی تھا۔ وہ پاگل ہو گیا۔ اس نے

## صوفیاء کی باتیں

سنی ہوئی تھیں۔ اس لئے جب اس کا دماغ خراب ہوا۔ تو اس نے یہی باتیں کہنی شروع کر دیں۔ کہ میں نبی ہوں۔ ولی ہوں۔ میں عرش پر نمازیں پڑھتا ہوں۔ وہ قادیان آ گیا تھا۔ اس کے دماغ پر یہ اثر تھا۔ کہ وہ بڑا آدمی بن گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے موسیٰ اور عیسیٰ کہتا ہے۔ اس لئے وہ مسجد میں نہیں آتا تھا۔ مہمان خانہ میں ہی رہتا تھا۔ لوگوں نے اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ یہ شخص بیمار ہو گیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے کہتا ہے۔ کہ تو محمدؐ بن گیا ہے۔ تو موسیٰ بن گیا ہے۔ تو عیسیٰ بن گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میاں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں الہام ہوتا ہے۔ کہ تم محمدؐ بن گئے ہو تو کیا وہ

## محمدیت والی برکات

بھی تمہیں دیتا ہے۔ یا جب وہ کہتا ہے۔ کہ تم موسیٰ بن گئے ہو۔ یا عیسیٰ بن گئے ہو۔ تو جو باتیں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو ملی تھیں۔ خدا تعالیٰ وہ باتیں تمہیں بھی دیتا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ خدا تعالیٰ دیتا تو کچھ نہیں۔ صرف یہ کہتا ہے کہ تم محمدؐ بن گئے ہو۔ تم موسیٰؑ بن گئے ہو۔ تم عیسیٰ بن گئے ہو۔ آپ نے فرمایا۔ یہ شیطان ہے۔ جو تمہیں ایسی باتیں کہتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو محمدؐ کہتا ہے۔ تو وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی برکات بھی اسے دیتا ہے۔ وہ اگر کسی کو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کہتا ہے۔ تو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ والی برکات بھی اسے دیتا ہے۔

پس جب خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم مومن ہو۔ تو وہ

## مومن والی برکات

بھی تمہیں دیتا ہو گا۔ صرف یہ کہنا کہ تم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مان لیا ہے۔ اس سے تمہیں یا دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس کام کے لئے اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اس سے اگر تم نے فائدہ نہیں اٹھایا۔ تمہیں سچ بولنے کی عادت نہیں۔ تم میں دیانت نہیں پائی جاتی۔ تمہیں محنت کی عادت نہیں۔ تم میں

## حسن سلوک اور مہربانی کی عادت

نہیں۔ تم میں مظلوموں اور بیواؤں کی مدد کرنے کی عادت نہیں۔ تو تم نے خدا تعالےٰ کو مان کر کیا پایا۔ ابھی میں نے بازار کے انتظام کے لئے ایک افسر مقرر کیا ہے۔ جب وہ کھانڈ کے ڈپو پر گیا۔ تو اس نے دیکھا۔ کہ ڈپو ہولڈر کا سیر کا بٹہ پندرہ چھٹانک کا ہے۔ جب اسے کہا گیا۔ کہ تم کھانڈ کم تول کر کیوں دیتے ہو۔ تو اس نے کہا۔ ہمیں کم ملتی ہے۔ اس لئے ہم دوسروں کو کم دیتے ہیں۔ حالانکہ جہاں تک میں نے تحقیقات کی ہے۔

## مجھے معلوم ہوا ہے

کہ گورنمنٹ سٹاک زیادہ دیتی ہے۔ تا نقصان پورا ہو سکے۔ اسی طرح برف والوں کو بلایا گیا۔ تو ایک دوکاندار نے کہا۔ ہمیں نو روپے میں چار من برف ملتی ہے۔ پھر نقصان بھی ہو جاتا ہے۔ اس لئے نقصان ملا کر ہمیں ۲ من برف دس روپے میں پڑتی ہے۔ اس لئے ربوہ میں تین آنے فی سیر بیچیں تو ہمیں نہایت قلیل نفع ملتا ہے۔ چار آنہ فی سیر بیچیں۔ تب بھی زیادہ نفع نہیں ہوتا۔ حالانکہ نقصان کے بعد بھی اگر انہیں پچاس فیصدی نفع مل جائے۔ تو انہیں کیا چاہیئے۔ دوسرے لوگوں کو روپیہ کے بعد ایک آنہ یا دو آنے ملتے ہیں۔ اگر روپیہ کے بعد ایک آنہ ملتا ہے۔ تو انہیں سولھواں حصہ نفع ملتا ہے۔ اور اگر دو آنے ملتے ہیں۔ تو

## آٹھواں حصہ نفع

ملتا ہے۔ لیکن انہیں ایک روپیہ کے بعد ایک آنہ ملنے کی بجائے ایک آنہ پر دو پیسے مل جائیں۔ تو اور کیا چاہیئے۔ لیکن اس دوکاندار نے پھر بھی یہی کہا۔ کہ ہم پر ظلم کیا جا رہا ہے ہمیں دو آنہ فی سیر برف گھر پڑتی ہے۔ اور تین آنہ فی سیر بیچنے کو کہا جاتا ہے۔ یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ میں نے کہا دوکاندار سے کہا جائے کہ وہ تمام لوگوں سے یہ واقعہ بیان کرے۔ کہ سارے نقصان ملا کر مجھے دو آنے فی سیر برف گھر پڑتی ہے۔ اور مجھے تین آنہ فی سیر بیچنے کو کہا جاتا ہے۔ اور اس طرح مجھ پر ظلم کیا جاتا ہے۔ وہ اتنا بے حیا تھا۔ کہ بازار میں یہ بات کہتا رہا۔ اب تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ ایسا بے حیا انسان بھی کہیں مل سکتا ہے۔ اگر اس میں انسانیت ہوتی۔ تو وہ ایسا کبھی نہ کرتا۔ اور یہاں سے چلا جاتا۔ کہ میری کمینگی اور میرا ظلم کھل گیا ہے۔

## میرے نزدیک

ان لوگوں نے یہ بھی جھوٹ بولا ہے۔ کہ نو روپے میں چار من برف ملتی ہے۔ ایک احمدیہ کمپنی کو گوجرہ میں برف کی ایک مشین ملی ہے۔ وہاں سے رپورٹ ملی ہے۔ کہ ایک من برف کا ریٹ -/۱۲/۱ روپیہ مقرر ہے۔ اور جب تحقیقات کرائی گئی۔ تو چنیوٹ سے یہ پتہ لگا ہے۔ کہ چھ روپے کو چار من کا ایک بلاک ملتا ہے۔ گویا گوجرہ میں -/۱۲/۱ روپیہ کو ایک من برف ملتی ہے۔ اور چنیوٹ میں -/۸/۱ روپیہ کو۔ اگر یہ بات درست ہے اور -/۸/۱ روپیہ ہی نقصان لگا لو۔ تو یہ تین روپے فی من ہو گئے۔ گویا سارے خرچ لگانے کے بعد بھی قریباً ایک آنہ تین پائی فی سیر پڑی۔ اب دوکاندار کو -/۳/- فی سیر کے حساب سے بیچنے کو کہا گیا۔ تو اس پر کونسا ظلم ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک یہ لوگ گاہکوں کی کھال نہ کھینچ لیں۔ اور ان کے کپڑے نہ اتار لیں۔ ان کا پیٹ نہیں بھرتا۔ ایسا ظالم اگر کہے۔ کہ میں ایمان لے آیا ہوں۔ تو اس سے کیا بنتا ہے۔ وہ ایمان کا بے شک دعویٰ کرتا رہے۔ لیکن احمدیت تو الگ رہی۔ ایک ہندو، سکھ اور ایک دہریہ خاندان سے تعلق رکھنے والا آدمی بھی اتنا ظالم نہیں ہوتا۔ پس تمہارا کام ہے کہ تم اس بے ایمانی کو دور کرو۔ یہ نہیں کہ تم صرف عمل کراؤ۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ظاہر صاف ہو اور باطن گندا رہے۔ طاقت کے استعمال سے مکمل اصلاح نہیں ہوتی۔ طاقت سے ظاہر کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ لیکن دل کا گند باقی رہتا ہے اس لئے جب بھی تمہاری طاقت کم ہو جائیگی۔ تو یہ لوگ بگڑ جائیں گے تمہارا کام ہے کہ تم اخلاق سے۔ تدبیر سے اور اپنی نفرت سے یہ ثابت کر دو۔ کہ تم اس بے ایمانی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جب تمہارے ہمسایہ سے بے ایمانی نکل جائیگی۔ تو تم محفوظ ہو جاؤ گے۔ صحابہؓ کی دیانت کو دیکھو۔ ایک صحابیؓ دوسرے صحابیؓ کے پاس گھوڑا بیچنے گئے۔ اور کہا میرا گھوڑا مثلاً دو ہزار روپے کا ہے۔ لیکن دوسرے صحابیؓ نے کہا۔ میں اسے تین ہزار روپیہ میں خریدنا چاہتا ہوں۔ میں گھوڑوں کا کاروبار کرتا ہوں تمہیں پتہ نہیں۔ کہ یہ گھوڑا کتنی قیمت کا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ یہ گھوڑا تین ہزار روپے کا ہے۔ گھوڑے کے مالک نے کہا۔ میں نے اس کی قیمت دو ہزار روپے لگائی ہے۔ میں اس سے زیادہ نہیں لوں گا۔ تو دیکھو یہ کتنی شاندار لڑائی تھی۔ ایک کہتا ہے۔ میں اس گھوڑے کے دو ہزار روپے لوں گا۔ لیکن دوسرا کہتا ہے۔ نہیں میں اس کے تین ہزار روپے دوں گا لیکن

## تمہارا یہ حال ہے

کہ دو آنے کی چیز کی قیمت تین آنے مقرر کی جائے۔ تو پھر بھی اسے ظلم کہتے ہو۔ اگر تم مہاجر ہو۔ تو کیا ہوا۔ کیا دوسرے لوگ مہاجر نہیں۔ بااوقات دوسرا آدمی تم سے زیادہ مصیبت میں ہوتا ہے۔ لیکن تمہاری یہ حالت ہے۔ کہ لوٹ کھسوٹ کی وجہ سے تم دوسروں سے زیادہ کما رہے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ کہ یہاں کے بعض دوکانداروں کی حالت قادیان سے اچھی ہے۔ پس میں دوکانداروں سے کہتا ہوں۔ کہ تم یہ سب بے ایمانیاں ترک کر دو اور دوسروں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم یہ بے ایمانیاں ترک کراؤ۔ برف ایسی چیز ہے۔ کہ اگر تم میں حس ہوتی۔ تو دو دوکاندار دو دن میں سیدھے ہو جاتے آخر وہ علاقے بھی ہیں۔ جہاں برف نہیں ملتی۔ اگر تم ایک دن اکٹھے ہو کر یہ فیصلہ کر لیتے۔ کہ ہم برف نہیں لیں گے، تو جو دوکاندار اب دو آنے فی سیر بیچنے کو بھی ظلم کہہ رہے ہیں۔ وہ تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتے اور کہتے تم ڈیڑھ آنہ فی سیر لے لو۔ ہمیں ایک غیر مبائع دوست نے کہا ہے۔ کہ اگر مجھے دوکان کی اجازت دی جائے۔ تو میں پانچ پیسے فی سیر کے حساب سے برف بیچوں گا۔ میں نے کہا یہ لوگ مہاجر ہیں۔ پہلے انہیں سمجھا لو۔ اگر انہوں نے اپنی اصلاح نہ کی۔ تو ہم مجبور ہو کر اپنے انتظام کر لیں گے۔ پھر ہم دیکھیں گے۔ کہ برف پانچ پیسے فی سیر بکتی ہے کہ نہیں۔ جب تک تم

## اپنے نفس کی اصلاح

نہیں کر لیتے۔ جب تک دیکھنے والا یہ نہ کہے کہ ان لوگوں کے ایمان میں اور ہمارے ایمان میں فرق ہے۔ جب تک وہ یہ نہ کہے۔ کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لا کر ان لوگوں کے عمل میں بھی نیکی پیدا ہو گئی ہے۔ جب تک وہ یہ نہ کہے۔ کہ قرآن کریم کو ماننے کے نتیجہ میں ان لوگوں کے کاروبار میں بھی دیانت آگئی ہے۔ اس وقت تک

## تمہارا ایمان اور تمہارے عقائد

چیتھڑوں اور کاغذ کے ٹکڑوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ بے کار چیزیں ہیں۔

# اُسوہ اصحابِ احمد

(۱)

(از مکرم و محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رتن باغ لاہور)

اصحاب احمد حصہ دوم کا ریویو میری نظر سے گزرا۔ یہ کتاب حضرت والد صاحب محترم نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو عزیزم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش دار الامان قادیان نے تالیف کیا ہے۔ میں اس کتاب اور اصحاب احمد نمبر ۱ کے متعلق پہلے ہی کچھ لکھنا چاہتا تھا۔ لیکن میری صحت اس بات کی اجازت نہ دیتی تھی کہ میں کچھ لکھوں۔ اب بھی میں ابھی بیمار ہی ہوں۔ کافی کمزور ہوں۔ چند قدم اپنے کمرہ میں ہی چل پھر سکتا ہوں۔ لیکن بزرگوں اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے خدا تعالیٰ کے رحم و کرم سے اب کچھ لکھ پڑھ لیتا ہوں۔ اس لئے چند ایک معروضات احباب کے سامنے اس تالیف کے متعلق رکھتا ہوں۔ اُمید ہے کہ احباب ان معروضات پر ہمدردی اور تعاون کے جذبہ کے ماتحت غور فرمائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب ایک ایک کر کے اب ہماری نظروں سے اوجھل ہو رہے ہیں۔ اب خال خال ہی ہمارے درمیان چلتے پھرتے نظر آ رہے ہیں۔ چند ایک شخصیتیں ہیں۔ جن کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے یہ وہ مبارک ہستیاں تھیں۔ جنہوں نے موجودہ زمانہ کے روحانی سورج کو چڑھتے اور پھر غروب ہوتے دیکھا۔ اور اس نور کی ضیا باریوں سے انہوں نے اپنے دل و دماغ کو منور کیا۔ اور اس پاک وجود کے نمونہ کو دیکھ کر اپنے پر وہی رنگ چڑھانے کی کوشش کی جو اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں فنا ہو کر اس مقدس وجود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پر چڑھایا۔ یہ نورانی شمعیں تھیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پاک نمونہ اور اپنی نیم شبی دعاؤں سے منور کیا تھا۔ یہ عاشق اپنے معشوق کے رنگ میں رنگین تھے۔ انہوں نے اس چیز سے وافر حصہ لیا تھا۔ جو کہ مہدی مسعود و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا اصل مطلوب اور مقصود تھا۔ اب چونکہ یہ لوگ بہت حد تک ہماری نظروں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان کے حالات ہی ہم کو بتا سکتے ہیں۔ کہ کس غرض کے لئے یہ دنیا میں آئے۔ اور کس غرض کو لے کر یہ دنیا سے گزر گئے۔ وہ دنیا میں رہتے تھے۔ لیکن دنیا سے علیحدہ تھے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا بہترین نمونہ تھے وہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کس کس رنگ میں خوش کرتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ یہ اسوہ ان کے حالات کو سن کر یا پڑھ کر ہی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے عزیزم ملک صلاح الدین صاحب نے نہایت جانفشانی اور انتھک کوششوں سے ہماری مدد کرنے کی سعی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی بہترین جزاء دے۔ اور ان کی کوشش کو مشکور فرمائے۔

جس پیارے انداز میں اور دلکش پیرایہ میں انہوں نے اصحاب احمد نمبر ۱ و نمبر ۲ کو بنایا ہے میں نے کسی دوسرے شخص کو اس والہانہ رنگ میں صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تحریر فرماتے ہوئے نہیں پایا۔ در اصل عزیزم ملک صاحب خود اس پایہ کے انسان ہیں کہ وہ ہیں تو تابعین میں سے لیکن صحابہؓ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خاندان سے والہانہ محبت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ نہایت درجہ اس بات کے اہل ہیں۔ کہ اس کام کو سر انجام دیتے۔ چنانچہ نہایت عمدگی سے انہوں نے اس کام کو سر انجام دیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ جس قدر محنت اور مشقت انہوں نے اٹھائی ہے۔ شاید ہی کوئی دوسرا اس قدر صعوبت برداشت کر سکتا۔ نہایت محنت شاقہ سے انہوں نے ........ مواد حاصل کیا۔ پھر اس ایثار و قربانی کے مجسمہ نے اپنی جیب سے ۹ — ۱۰ ہزار کی رقم صرف کر دی۔ اب ان کی یہ حالت ہے۔ کہ نہ گھر میں کھانے کو ہے۔ اور نہ بدن پر کپڑا۔ تنخواہ جو مل رہی ہے۔ وہ سب قرض کی ادائیگی میں جا رہی ہے۔ زندہ قومیں ہمیشہ ان لوگوں کو قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ جو ان کے لئے کام کرتے ہیں۔ تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اور اپنا سب کچھ قوم کی فلاح اور بہبود پر لگا دیتے ہیں۔ لیکن یہ جواہر پارے جو انہوں نے اکٹھے کر دیئے ہیں۔ جماعت نے اُن کی وہ قدر نہیں کی جس کے وہ مستحق ہیں۔ لیکن وہ دن دور نہیں ہیں۔ جب کہ آنے والی نسلیں ان کے اس کام پر ان پر رحمتیں بھیجیں گی۔ اس کام کی بڑی سے بڑی قیمت دینے کے لئے تیار ہوں گی لیکن ہم لوگ جن کے زمانہ میں یہ کام ہوا ہے۔ یہ امر کلنک کا ٹیکہ ہو کر رہ جائے گا۔ کہ ایک ہمارے بھائی نے ہمارے لئے تکلیف اُٹھا کر ایک کام کیا۔ لیکن ہم نے اس کی قدر نہیں کی۔ اور اس کو تکلیف میں پڑے رہنے دیا۔ فاید اللہ بنصرہ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم

پس مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ ملک صاحب کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اس کام کی حقیقی قدر و قیمت کی نگاہ سے دیکھیں۔ آپ ان کتابوں کا اس لئے مطالعہ کریں۔ کہ آپ کی ایمانی قوت جلا حاصل کرے۔ اور ان پاک وجودوں کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے ایک نیا عرفان اور ایک نیا ایمان اپنے اندر پیدا کریں۔ یہ لوگ معمولی ہستیاں نہیں تھیں ان کے پاک نمونوں پر خدائی گواہیاں موجود ہیں امام زمان مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ آپ حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہی مثال لے لیجئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشف میں آپ کی تصویر دیکھی۔ اور پھر الہام ہوا کہ حجۃ اللہ۔ اللہ اللہ کیا ہی پیارا لقب امام زمان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا۔ پھر اس وقت جب کہ آپ کی عمر صرف ۱۸ - ۱۹ سال کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) "جوان صالح۔ اُن کی جبلت اور فطرت نہایت صالح سلیم اور معتدل ہے۔ التزام نماز میں اہتمام ہے۔ منکرات۔ مکروہات سے بالکل مجتنب ہیں۔ مجھے ایسے شخص کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے۔ جس کا ایسا صالح بیٹا ہو۔"

(۲) "محبی فی اللہ سردار نواب محمد علی خان صاحب بھی اخلاص اور محبت میں بہت ترقی کر گئے ہیں۔ فراست صحیحہ شہادت دیتی ہے۔ کہ بہت جلد قابل رشک اخلاص اور محبت کے منار تک پہنچیں گے۔"

(۳) "میں آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ اور آپ کو ان مخلصین میں سے سمجھتا ہوں جو صرف چھ سات ہیں۔"

(۴) "آں محب اپنے دلی خلوص کی وجہ سے نہایت استقامت پر ہیں۔ سو الحمد للہ میں نے آپ کو ایسا ہی پایا۔ میں آپ سے ایسی محبت رکھتا ہوں جیسا کہ اپنے فرزند عزیز سے محبت ہوتی ہے۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اس جہان کے بعد بھی خدا تعالیٰ ہمیں دار السلام میں آپ کی ملاقات کی خوشی دکھا دے۔"

میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دیکھا۔ پھر حضرت مولوی نور الدین خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ پایا۔ بلکہ آپ کی محبت کا مورد بھی رہا ہوں۔ پھر اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے دور سے گذر رہا ہوں۔ اکثر اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا بلکہ بہتوں کا نیاز مند رہا ہوں۔ لیکن جب بھی ان پاک لوگوں کے حالات کو سنا یا پڑھا۔ تو اپنے میں ایک نئی روح اور نئی ایمانی قوت پائی ہے۔

وہ لوگ جو اس خوش نصیبی سے محروم ہیں۔ ان کو ضرور ان تالیفات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

## ہفتہ وار جائزہ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ:۔

ان کی مجالس کے کتنے اراکین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں

کتنے نماز باترجمہ جانتے ہیں۔

کتنوں کو اُردو لکھنا پڑھنا آتا ہے۔

کتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔

# تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ از ۵۳-۱۹۵۲ء تا ۵۶-۱۹۵۵ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں

| نمبر شمار | نام منتخب شدہ | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| ۱ | چوہدری محمد علی صاحب | پریذیڈنٹ | چک ۹۱/۱۰ E.B ضلع ملتان |
| | " سلطان علی " | سکرٹری مال | " " |
| ۲ | منشی محمد مستقیم صاحب | سکرٹری مال | علی پور ضلع مظفر گڑھ |
| | قریشی محمد افضل صاحب پٹیالوی | " تعلیم و تربیت | " " " |
| | مولوی غلام محمد صاحب | " تبلیغ | " " " |
| | ماسٹر عبد العزیز صاحب | امین | " " " |
| ۳ | بابو شمس الدین صاحب | پریذیڈنٹ | کرم ایجنسی پارہ چنار |
| | | سکرٹری مال | " " " " |
| | حکیم غلام حسین صاحب | سکرٹری تعلیم و تربیت | " " " " |
| | حکیم محمد اجمل صاحب | " امور عامہ | " " " " |
| ۴ | چوہدری فضل احمد صاحب | پریذیڈنٹ | کھوپال والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ |
| | ماسٹر نور محمد صاحب | سکرٹری مال | " " " " " |
| | | تعلیم و تربیت | " " " " " |
| | قریشی منظور احمد صاحب | سکرٹری وصایا | " " " " " |
| | چوہدری علی اکبر صاحب | " امور عامہ | " " " " " |
| ۵ | سید محمد حسین صاحب | پریذیڈنٹ و سکرٹری | روہڑی |
| | | تعلیم و تربیت | |
| | بابو مشتاق عالم صاحب | سکرٹری مال | " |
| | عبد الاحد خان صاحب | سکرٹری تبلیغ | " |
| ۶ | صوفی محمد رفیع صاحب | پریذیڈنٹ | سکھر |
| | میر حمید اللہ صاحب | وائس " | " |
| | میاں محمد یوسف صاحب | سکرٹری تبلیغ | " |
| | چوہدری علی احمد صاحب | سکرٹری تعلیم | " |
| | بابو عبد اللطیف صاحب | " امور عامہ | " |
| | قریشی عبد الرحمٰن صاحب | " مال | " |

ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

# تحریک جدید کی غرض و غایت تبلیغ اسلام ہے

آپ کو معلوم ہوگا کہ جب سے تحریک جدید جاری ہوئی ہے۔ اس کی غرض و غایت تبلیغ اسلام رہی ہے۔ اور پہلے دن سے ہی بیرونی ممالک میں مبلغ بھیجے جارہے ہیں۔ ان کے اخراجات بھی پہلے دن سے ہی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک دستخطوں سے برآمد کئے جاتے اور حضور کی ہدایت کے ماتحت بھیجے جاتے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ بیرونی ممالک میں اخراجات اکٹھے سہ ماہی یا ششماہی بھیجنے ضروری ہیں۔ اسکی صورت یہی ہے کہ وعدوں کی ادائیگی بروقت ہو۔ اگر وعدے وقت پر ادا نہ ہوں۔ تو اخراجات کی روانگی محال ہے۔ اور غیر ممالک میں مبلغین کو بھی تکلیف ہوگی۔ ایک بڑا حصہ ایسا ہے کہ جن کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ بلکہ باوجودیکہ آٹھواں مہینہ جارہا ہے بعض نے وعدے سے کچھ بھی ادا نہیں کیا۔ اور نہ ہی یہ اطلاع دی ہے کہ کب ادا کریں گے۔ اور لطف یہ کہ دفتر کی متعدد دبار یاد دہانیوں پر بھی جواب نہیں ملا۔ پس اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریک جدید سال ۱۹ کا وعدہ ماہ جولائی میں ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ورنہ اطلاع دیں کہ کس ماہ ادا کریں گے۔ تا دفتر مزید اخراجات سے بچ جائے۔

احباب کو یہ بھی یاد ہے کہ جو انیس سالہ فہرست دفتر اول کی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے شائع کرنے کا اعلان ۲۳ ر جنوری ۱۹۵۳ء کے خطبہ میں فرمایا ہے۔ اس میں ان کا ہی نام ہوگا۔ جن کے اشاعت اسلام کی مد میں پورے انیس سال ادا ہوئے ہوں گے۔ جن کے ذمہ بقایا ہوگا۔ یا کوئی سال خالی ہوگا۔ ان کا نام فہرست میں نہیں آئے گا۔ پس احباب اگر کسی کے ذمہ بقایا ہو تو وہ بھی ادا کریں۔ تا ان کا نام فہرست میں آنے سے رہ نہ جائے۔ بقایا ہو مگر یاد نہ ہو تو دفتر سے دریافت کیا جاسکتا ہے۔ مگر یہ بتانا ضروری ہوگا۔ کہ دسویں سال کا چندہ کہاں سے دیا۔ اور اس کے بعد کہاں کہاں سے وعدے کرکے کہاں کہاں سے ادا کئے تھے۔ تا الگ الگ سالوں کے رجسٹروں سے حساب جلد تر بناکر اطلاع دی جاسکے۔

اگر دوست سال ۱۹ اور سابقہ بقایا اکٹھا اس ماہ میں ادا کرسکیں تو زیادہ اچھا ہے تاکہ مبلغوں کے اخراجات روانہ کرنے میں سہولت ہو۔ والسلام۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

# ضروری اطلاع

جامعۃ المبشرین کی عمارت کے لئے چندہ جمع کرنے کی غرض سے۔ اساتذہ اور طلباء کے مختلف وفود احباب تک پہنچ رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس دائمی ثواب والے کار خیر میں حصہ لیتے ہوئے ان وفود سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ ان وفود کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔

وفد ۱ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب۔ شیخ رشید احمد صاحب اسحٰق۔ ضلع لائل پور ضلع جھنگ۔ وفد ۲ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ ضلع گجرات ضلع گوجرانوالہ۔ ضلع منٹگمری۔ ضلع ملتان بہاولپور۔ ڈیرہ غازیخان۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ وفد ۳ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب۔ ضلع لاہور۔ کراچی۔ کوئٹہ۔ سندھ۔ وفد ۴ مکرم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب۔ سلطان محمود صاحب انور۔ ضلع شیخوپورہ ضلع سیالکوٹ۔

پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

# "الفرقان" کے متعلق اطلاع

ماہ مئی اور جون کا رسالہ جملہ خریدار احباب کی خدمت میں روانہ کیا جاچکا ہے اور اب جولائی کا رسالہ ۲۰ ر جولائی کو ڈاکخانہ میں دے دیا جائے گا۔ انشاء اللہ ماہ مئی اور جون کے پرچہ میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ (۱) قرآن مجید کے سمجھنے کے لئے دس شرائط اور اصول (۲) قرآن مجید کا بے نظیر اسلوب بیان (۳) کیا پہلے امت محمدیہ کو مسیح کی ضرورت نہیں؟ (۴) قرآنی حقائق و معارف کا خزانہ۔ یعنی حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ درس قرآن کے نوٹ۔ (۵) تحقیق ام الالسنہ عربی زبان کے تمام زبانوں کی ماں ہونے کا ثبوت (۶) بچے کے ابتدائی دس سال کا نفسیاتی تجزیہ (۷) استفسارات اور ان کے جوابات۔

ماہ جولائی کے رسالہ میں دیگر علمی اور اہم مضامین کے علاوہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درس قرآن کے نوٹ بھی ہوں گے اور حضور نے ۲۵ ر جون کو فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کے افتتاح کے موقع پر جو عالمانہ تقریر فرمائی تھی۔ اس کا خلاصہ بھی ماہ جولائی کے الفرقان میں شائع ہو رہا ہے۔ جو دوست خریدار بننا چاہیں وہ فی الفور پانچ روپے مینیجر الفرقان احمد نگر ضلع جھنگ کے نام ارسال فرمادیں۔

# پیشہ ور احباب متوجہ ہوں

جملہ پیشہ ور احباب جو کہ مختلف کارخانہ جات یا تجارتی اداروں میں کام کرنا جانتے ہوں اپنے نام اور پتہ سے دفتر ہذا کو ۳۰ ر جولائی ۱۹۵۳ء تک مطلع کریں اور تحریر فرمادیں کہ اس وقت وہ ملازم ہیں یا نہیں اور کس شعبے میں کام [illegible] ناظر امور عامہ ربوہ

# روس کے وزیر داخلہ مسٹر بیریا کو گرفتار کر لیا گیا

ماسکو ۱۰ ؍ جولائی۔ روس کے وزیر داخلہ لیورنٹی بیریا کو جنہیں حکومت اور کمیونسٹ پارٹی سے برطرف کر دیا گیا تھا۔ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر بغاوت کرنے اور حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرنے کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ طاس نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق سرجی بنکی خوروش کروغلوف کو روس کا نیا وزیر داخلہ مقرر کیا گیا ہے۔ بیریا کی سرگرمیوں کو غدارانہ باغیانہ اور عوام دشمن قرار دیا گیا ہے۔ ان کے خلاف سوویٹ روس کے عوام۔ روس کی حکومت اور کمیونسٹ پارٹی کے خلاف مجرمانہ کارروائیاں کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ ان پر بیرونی ممالک کے روپیہ سے حکومت اور ریاست کو نقصان پہنچانے کا بھی الزام ہے۔ بیریا کی برطرفی کے اعلان میں جو کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ بیریا ریاست اور عوام کے خلاف مجرمانہ سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ اور انہوں نے دانستہ وزارت داخلہ کو حکومت اور کمیونسٹ پارٹی سے بالاتر بنا لیا تھا۔ انہیں کمیونسٹ پارٹی اور سوویٹ یونین کے عوام کا دشمن سمجھتے ہوئے پارٹی اور حکومت سے برطرف کیا جاتا ہے۔ اور ان کا معاملہ سوویٹ یونین کی عدالت عالیہ کے سپرد کیا جاتا ہے روس کے سرکاری اخبار "پراودا" نے بیریا کی برطرفی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ بیریا کی حقیقت دن بدن کھلتی جا رہی تھی۔ اور آخر کار اس نے اپنا چہرہ دکھا دیا۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع ہے۔ کہ بیریا کو بغاوت اور حکومت کا تختہ الٹنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ بیریا روس کی خفیہ پولیس کا افسر اعلیٰ بھی تھا۔ بیریا اقتدار کی کشمکش میں روس کے وزیر اعظم مالنکوف کا سب سے زیادہ طاقتور اور بااثر حریف تھا۔ بیریا کمیونزم کے سب سے پہلے داعیوں کا ساتھی رہ چکا ہے۔ اور اس نے انقلاب لانے میں ان کے ساتھ برابر کا حصہ لیا ہے۔ وہ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اسٹالن کے بعد روس کے لیڈروں میں بیریا کا شمار دوسرے نمبر پر ہوتا تھا۔ اسٹالن کے جنازے کی تدفین کے وقت کی تقریر میں مالنکوف کے فوراً بعد بیریا نے تقریر کی تھی۔

آج یہاں واضح طور پر اس بات کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ بیریا پر روس کی عدالت عالیہ میں مقدمہ چلایا جائیگا۔ کمیونسٹ پارٹی کے ایک ترجمان نے بیریا کو غدار اور مجرم قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ بیریا ملک میں کمیونسٹ نظام کو ختم کرنے کی سازش کر رہا تھا۔

ماسکو سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اگر سابق نائب وزیر اعظم اور وزیر داخلہ لیورنٹی بیریا کے خلاف حکومت کا تختہ الٹنے اور باغیانہ سرگرمیاں کرنے کے الزامات ثابت ہو گئے۔ تو روسی قانون کے مطابق انہیں گولی سے اڑا دیا جائیگا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ بیریا کی وزارت داخلہ سے ان کے حامیوں کو نکال دیا جائیگا۔ اور ان پر بھی حکومت کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں مقدمہ چلے گا۔ واشنگٹن کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے امریکی سفیر مقیم ماسکو چارلس بوہلن کو واشنگٹن طلب کر لیا ہے۔ وہ مسٹر ڈلس کو بیریا کی برخاستگی اور گرفتاری کے متعلق تفصیلات سے آگاہ کریں گے۔ امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان لنکن وہائٹ نے انکشاف کیا ہے۔ کہ امریکی سفیر مقیم ماسکو مسٹر بوہلن نے کئی روز پہلے اپنی حکومت کو اطلاع دے دی تھی۔ کہ روس کے وزیر داخلہ لیورنٹی بیریا کا اقتدار ختم ہونے والا ہے۔ امریکی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ بوہلن جو ان دنوں پیرس میں ہیں۔ اور کل واشنگٹن پہنچنے والے ہیں۔ ماسکو سے اسی وجہ سے آ گئے تھے۔ اور وہ پیرس میں بیٹھ کر اپنے اندازے کو پورا ہوتے دیکھنا چاہتے تھے۔

## برطانیہ نے مصر کو جمہوریہ تسلیم نہیں کیا

لندن ۱۱ ؍ جولائی۔ برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فی الحال مصر کی اس حیثیت کو تسلیم نہ کیا جائے۔ جو اس نے بادشاہت کو ختم کرنے کے بعد جمہوریت کی شکل میں اختیار کی ہے۔



# کراچی کانفرنس میں ویزا سسٹم ختم کرنے پر غور کیا جائے گا!

## ڈھاکہ پہنچنے پر مسٹر محمد علی کا بیان

ڈھاکہ ۱۰ ؍ جولائی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی بی۔ اے۔ او۔ سی کے طیارے پر آج کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ آپ مشرقی پاکستان کے چار روزہ دورے پر یہاں پہنچے ہیں۔ وزیر اعظم نے ہوائی مستقر پر اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس عنقریب ہوگا جس میں پاکستان کے دستور کے متعلق عارضی تجاویز پر غور کیا جائیگا۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ موجودہ دستور ساز اسمبلی کو وسیع کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مشرقی پاکستان کے اضلاع کا دورہ نہیں کر سکینگے جیسا کہ پہلے ان کا پروگرام تھا۔ کیونکہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے کراچی آنے کے پیش نظر انہیں جلد از جلد دارالحکومت واپس پہنچنا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ بھارتی وزیر اعظم کی آمد سے قبل متعدد امور پر غور کرنے کے لئے کابینہ کے اجلاس کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ لندن میں پنڈت نہرو نے گفتگو کے دوران میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ویزا سسٹم ختم کرنے کی تجویز پیش کی تھی۔ لیکن اس موضوع پر تفصیلی گفتگو نہیں ہو سکی۔ اس سوال پر باقاعدہ طور پر کراچی میں گفتگو ہوگی۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ لندن کی گفتگو میں کسی نے بھی کشمیر کو تقسیم کرنے کی تجویز پیش نہیں کی۔ وزیر اعظم نے فرمایا کہ نئی تجارتی پالیسی کا اعلان وزیر تجارت کے تقرر کے بعد کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا تجارت کا محکمہ میں نے عارضی طور پر سنبھالا ہوا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا۔ کہ عارضی دستور کا مسودہ دستور ساز اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے سے پہلے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے اجلاس کے سامنے بھی رکھا جائیگا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دستور ساز اسمبلی ایک بالادست ادارہ ہے۔ جسے توڑنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ وہ اس ماہ کے آخر تک

## بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

ایسے مصائب کا واحد اور بہترین علاج صرف اور صرف دعا ہے۔ اور ایسے ہی موقعوں پر آسمانی آواز انسانی کانوں سے آ کر ٹکراتی اور اس کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر اسے بتاتی ہے۔ کہ

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے

یعنی اگر اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ وزاری کی جائے۔ اور اسی سے عجز و انکسار کے ساتھ ان مصائب کے ازالہ کی درخواست کی جائے تو وہی ان مصائب و شدائد کو روک سکتا ہے۔ اور اپنے بندوں کے سکون و اطمینان کا سامان پیدا کر کے ان کے مجروح اور دکھی اور تکلیف زدہ دلوں پر اپنے رحم اور فضل اور شفقت کا نہایت ہی تسکین بخش پھایا رکھ دیتا ہے۔ ایک مومن اور دیندار انسان جسے اللہ تعالےٰ کی قادر ہستی پر یقین اور ایمان ہے۔ اور جو دعا کی تاثیرات سے واقف ہے وہ تو نہ صرف ایسے مصائب میں بلکہ اپنے ادنیٰ سے دکھ درد اور تکلیف میں بھی سب سے زیادہ اور اصل اہمیت صرف اسی حربہ کو دیتا ہے۔ اور اپنے خالق کے حضور جھکتا اور گڑگڑاتا ہے۔ اور اس کے فضل اور رحم کی بھیک مانگتا ہے۔

ہم ملک کے ہر بہی خواہ سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ ان ملکی و قومی مصائب کے خاتمہ کے لیے اس طریق کو اختیار فرمائیں۔ اور اپنے اپنے عقیدہ اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق بے تابانہ اس قادر ہستی کو پکاریں۔ تا اس کا غضب دھیما اور اس کا جوش ٹھنڈا ہو۔ اور ہم سے راضی ہو کر ہماری مصیبتوں کو ختم کر دے۔ اور ہمیں اپنی امان میں لے لے۔

دعاؤں کی قبولیت سے پہلے اور الہٰی فضل سے ان مصائب کے خاتمہ سے قبل ایسے مصائب کی شدت کو کم کرنے کا ایک بڑا طریق سنت نبویؐ کے ماتحت صدقہ اور انسانی ہمدردی ہے۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے اور اس کے غضب کو ٹھنڈا کرنے کا ذریعہ ہے۔ مصیبتیں آیا ہی کرتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات امتحاناً آتی ہیں اور اس کے نتیجہ میں انسانی ترقیات کے مزید دروازے کھلتے ہیں۔ زندہ قومیں اور زندہ افراد بڑی بہادری اور بے جگری سے ان کا مقابلہ کرتی اور بڑے صبر و استقلال سے ان کے سامنے ڈٹ جاتی ہیں۔ اور اپنے گرتے ہوئے کمزور حصوں کو مضبوط اور طاقتور حصوں کا سہارا دے کر پھر کھڑا کر دیتی ہیں۔ ملک یا قوم کا ایک حصہ دکھ میں مبتلا ہے۔ تو دوسرا فوراً اس کی مدد کرتا ہے۔ اور اگر ایک فرد کو تکلیف پہنچ رہی ہے۔ تو دوسرا مضطربانہ اس کے آرام کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس طرح ایک دوسرے کے دکھ درد کو بانٹ کر وہ ہمت اور صبر سے مصائب کی اس خندق کو عبور کر لیتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام مومنوں کو ایک جسم سے تشبیہہ دی ہے۔ اور اس کی تشریح بھی یہی فرمائی ہے۔ کہ جس طرح جسم کے ایک حصہ میں تکلیف ہے۔ تو اس کا احساس جسم کے دوسرے اعضا کو بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح مومنوں کے ایک گروہ یا کسی ایک فرد کو تکلیف پہنچتی ہے۔ تو دوسروں کو بھی اس سے دکھ پہنچتا ہے۔ پس ان مصائب اور بالخصوص آسمانی مصائب کا علاج اور اصل علاج جہاں دعا ہے۔ وہاں ان کی شدت کو کم کرنے اور دعا کی قبولیت کے سامان پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ "انسانی ہمدردی" بھی ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ اگر ایسے موقعوں پر پاکستان کے ہر علاقے کے لوگ اس کا پرخلوص مظاہرہ کریں۔ اور مختلف رنگوں میں دعاؤں کے ساتھ صدقہ و خیرات اور انسانی ہمدردی کا طریق اختیار کریں۔ اور دوسروں کے دکھ درد کو اپنا سمجھ کر ان کے آرام اور سکھ کی کوشش کریں۔ تو یقیناً ملک کے مجموعی مورال پر اس کا نہایت اچھا اثر پڑیگا۔ اور ہمارے موجودہ مصائب میں کمی کے ساتھ ساتھ اگر خدانخواستہ پھر کسی وقت ایسا ہوا۔ تو ہر پاکستانی بڑی جرأت اور صبر کے ساتھ اس کا مقابلہ کریگا۔ اور ملک کی ترقی پر کسی قسم کا منفی اثر نہیں پڑیگا۔

جماعت احمدیہ کے افراد پر اس لحاظ سے دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اس موقعہ پر دعاؤں سے کام لیں۔ اور پھر خاص طور پر ان مصائب میں مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ عملی ہمدردی اور امداد کا نمونہ بھی دکھائیں اول تو اس لیے کہ انہوں نے اس زمانہ میں خدا کے مامور کو شناخت کیا ہے۔ اور صدقہ و خیرات۔ ایثار و خدمتِ خلق ہمدردی اور اخوت کی اسلامی تعلیمات کو پھر سے عملی شکل دے کر دنیا کے سامنے اسلامی تعلیم کی فوقیت اور برتری کو ثابت کرنا ہے۔ اور دوسرے اس لیے بھی کہ یہ چیزیں ان کے لئے محض افسانہ کا رنگ نہیں رکھتیں بلکہ ان کے روزمرہ تجربہ اور مشاہدہ سے ان چیزوں کی تاثیرات واضح اور ثابت شدہ ہیں۔ اور ان کو معلوم ہے۔ کہ جب وہ خدا کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ تو کس طرح اس کے فضلوں اور نصرتوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ اور جب وہ اس کے بندوں کے ساتھ ان کے دکھوں اور دردوں میں ہمدردی اور محبت کا سلوک کرتے ہیں۔ تو کس طرح خدا تعالےٰ ان کے ساتھ محبت اور الفت کی راہ اختیار فرماتا ہے۔ اور خود ان کے لیے آسمان سے اتر کر ہر مصیبت کا علاج اور ہر دکھ کی دوا ہو جاتا ہے۔

## مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بحال کر دی جائیگی

کراچی ۱۱ جولائی:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مہینے کے آخر میں ریلوے ڈیپارٹمنٹ وزارت داخلہ وزارت خارجہ پاکستانی کسٹم اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کا ایک جلسہ کراچی میں منعقد ہوگا جس میں مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان ریلوں کی آمد و رفت بحال کرنے کے بارہ میں غور کیا جائے گا۔ اس میٹنگ میں اس امر پر غور کیا جائے گا۔ اگر ریل کی آمد و رفت بحال کر دی جائے تو اس سلسلہ میں کسٹم اور پولیس کو کیا انتظامات کرنے پڑیں گے۔ یہ میٹنگ اس اصولی سمجھوتہ کے تحت منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی رو سے پاکستان اور بھارت کی حکومتیں مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان ریل گاڑیوں کی آمد و رفت بحال کرنے پر رضامند ہو گئی تھیں اور یہ طے پایا تھا کہ دونوں حکومتیں اس سوال پر مزید غور کرنے کے لئے ریلوے کے حکام کو ہدایات دیں گی۔ اس وقت مشرقی پاکستان اور بھارت کے درمیان مسافر گاڑیوں اور ریل گاڑیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ واہگہ (مغربی پاکستان) اور اٹاری (بھارت) کے درمیان مال گاڑیاں چل رہی ہیں۔ اب صرف مسافر گاڑیوں کے سلسلہ کو بحال کرنے کا سوال درپیش ہے۔ حکومت ہندوستان چاہتی ہے کہ مغربی پاکستان اور بھارت کے درمیان تینوں راستے یعنی واہگہ۔ اٹاری حسینی والہ گنڈا سنگھ والہ اور سندھ راجپوتانہ کے راستے آمد و رفت کے لئے کھول دیئے جائیں۔

پاکستان کے ریلوے افسران اس بات پر غور کریں گے کہ آج کل دونوں ملکوں کے درمیان سفر کرنے پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ ان کی موجودگی میں تینوں راستوں پر مسافروں کی آمد و رفت پورے طور پر جاری رہ سکے گی یا نہیں۔ اس وقت پاکستانی افسر زیادہ تر واہگہ اٹاری کا راستہ کھولنے پر غور کر رہے ہیں۔ کیونکہ مسافروں کی آمد و رفت کے لئے یہی راستہ سب سے بڑا راستہ ہے۔

## حکومت ہندوستان نے کبھی تقسیم کشمیر پر غور نہیں کیا!

نئی دہلی ۱۱ جولائی:۔ حکومت ہندوستان کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کر دی ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان نے کشمیر کے مسئلہ کے تصفیہ کے لئے تقسیم کشمیر پر غور کیا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ ممکن ہے کہ بعض غیر ملکی لوگوں نے جنہوں نے دونوں ممالک کا دورہ کیا ہو۔ اپنی ذاتی حیثیت میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہو۔ ترجمان مذکور اس خبر پر تبصرہ کر رہے تھے۔ کہ امریکہ اور ہندوستان کے بعض اخبارات میں چھپا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے اپنے دہلی اور کراچی کے دورہ میں تقسیم کشمیر کی حمایت کی تھی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ وادی کشمیر کو آزاد ریاست قرار دیا جائیگا۔ ترجمان نے کہا کہ بھارتی حکومت نے اس معاملہ پر کبھی بھی غور نہیں کیا۔ اور حکومت پاکستان سے رسمی یا غیر رسمی طور پر اس بارہ میں کبھی بات چیت نہیں کی۔ یہ خبریں محض افواہوں پر مبنی ہوتی ہیں۔

## بلوچستانی ریاستوں میں دس ہزار ایکڑ زمین قابل کاشت بنائی جائے گی!

کوئٹہ ۱۱ جولائی:۔ بلوچستان کی ریاستوں کی پچھلی میں دس ہزار ایکڑ افتادہ زمین کو قابل کاشت بنانے کے منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ یہ کام اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

## ملتان میں چاول سستا ہو گیا!

ملتان ۱۱ جولائی:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ضلع ملتان میں چاول کی قیمت آٹھ روپے فی من تک گر گئی ہے

## "نشو مارو" پھر آبادان روانہ ہو گیا

ٹوکیو ۱۱ جولائی:۔ جاپانی تیل بردار جہاز "نشو مارو" مزید اٹھارہ ہزار سات سو چھتر ٹن ایرانی تیل لینے کے لیے تیسری بار آبادان روانہ ہو گیا۔ پچھلے دو پھیروں میں یہ جہاز ۳۰ ہزار ٹن ایرانی تیل جاپان لایا ہے۔

## پاکستان میں کوئلہ کی پیداوار بڑھ گئی!

کراچی ۱۱ جولائی:۔ باخبر حلقوں نے خبر دی ہے کہ پاکستان میں کوئلہ کی پیداوار چالیس ہزار ٹن ماہانہ سے بڑھ کر ساٹھ ہزار ٹن ماہانہ تک پہنچ گئی ہے اور پچھلے دو سال سے پاکستان میں کوئلہ کی کھپت میں برابر کمی ہوتی جا رہی ہے۔ یہ کھپت اب تیس لاکھ ٹن سالانہ سے گھٹ کر بیس لاکھ ٹن سالانہ رہ گئی ہے کوئلہ سے چلنے والے انجنوں کی بجائے ڈیزل الیکٹرک انجنوں کے چلانے اور پاکستانی ریلوے میں دوسرے طریقے اختیار کرنے سے ملک میں کوئلہ کی کھپت میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ پاکستان میں کوئلہ کی پیداوار سات لاکھ ٹن سالانہ ہے

## یہ ہال احمدیہ ہال کراچی میں وحدت اسلامی کے موضوع پر تقریر

کراچی ۱۲ جولائی:۔ بروز اتوار صبح نو بجے احمدیہ ہال میں مجلس مذاکرہ علمیہ کے زیر اہتمام جناب اللہ داد صاحب وحدت اسلامی کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ تمام احباب کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے

دیگر ڈی نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی